سوال

(329) مفلس شخص کی بیوی کیا کرے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی مسلمان جواں سال نکاح کرے۔ اور متاہل ہونے کے بعد منکوحہ کو نان ونفقہ دینے کی مقدرت واستطاعت نہ رکھے تو اس صورت میں وہ کیا کرے؟ وہ شخص بالکل مفلس اور کنگال ہے خود اس ہی کا گزر بہت مشکل سے ہوتا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت اگر علیحدگی چاہے تو اس کا طلاق دے دے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لا تمسکوھن ضرارا عورتوں کو دکھ دینے کے لئے مت روک رکھا کرو۔ (26 شوال 37ہجری)

شرفیہ

اقول۔ اس آیت سے استدلال وجوب طلاق صحیح نہیں اس لئے کہ ضرر نسبت مرد کی طرف صحیح نہیں ہے۔ اضرار اور چیز ہے۔ اور ضرر پہنچنا من جانب اللہ بسبب ما کسبت ایدیکم اور چیز ہے۔ قسم اول سے استدلال ہوسکتا ہے۔ دوم سے نہیں جب مرد لائق کمانے کا تھا۔ اور بعد کو مفلس ہوگیا ہے۔ خواہ عدم روزگار سے خواہ قسم مرض وغیرہ سے تو وہ مجرم نہیں عورت کو صبر لازم ہے۔ اا وراس پر مرد کا حق ہے۔ کہ حتی الامکان اس کا ساتھ دے۔ موسرہ ہو تو اپنے پاس سے خرچ کرے۔ ورنہ محنت مشقت کرنے سے دریغ نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کا کام کرتی تھیں۔ چکی پستیں پانی بھرتیں۔ اور

ولھن مثل الذي علیھن بالمعروف الایۃو (پ2ع 12)

عورت کے مرد کی خدمت کرنے پر دال ہے۔ اور حکیم بن معاویہ قشیری نے کہا یا رسول اللہ ﷺ

ماحق زوجہ احدنا علیہ قال ان تطعمھا اذا طعمت وتکسوھا اا کتسبت ولا تضرب الموجہ ولا تقبح ولا تہجر االا فی البیت رواہ احمد وابوداؤدوابن ماجہ (مشکواۃ ج2 ص281) سے ثابت ہے کہ مرد کے پاس جب وسعت ہو تو جیسا آپ پہنے اس کو بھی پہنائے اور جب آپ کھائے اس کو بھی کھلائے اور جب یہ مجبور نادار ہو تو پھر اس پر اعتراض نہیں اور حکم فسخ باطل ہوگا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

لوکنت امر احدان یسجد لاحد لامرت امراۃ ان تسجد لزوجہا ولو امرہا ان تنتقل من جبل الصفر الی جبل اسود ومن جبل اسود الی جبل ا بیض کان ینبغی لہا ان تفعلہ رواہ احمد (مشکواۃ ص 283 ج 3)

اورصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بیت مبارک میں تشریف لائے۔ تو آپ کو یعنی حضور ﷺ کو حزین اور سکوت کی حالت میں پایا اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے خوش کرنے کو اپنا واقعہ بیان کیا اور کہا حضور ﷺ میری زوجہ نے مجھ سے خرچ طلب کیا۔ تو میں نے اس کی گردن وبادی گھونسہ ماردیا۔ آپ ہنسے اور فرمایا کہ یہ میری ازواج مطہرات بھی یہی مطالبہ کررہی ہیں۔ اس پر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیٹی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گردن دبا کر مارنے لگے۔ کہ حضور ﷺ سے وہ خرچ طلب کرتی ہو جو آپ ﷺ کے پاس نہیں ہے۔ (رواہ مسلم فی صحیحہ مشکواۃ ص 281 ج 2) اور فتح خیبر سے پہلے عموماً صحابہ افلاس کی حالت میں تھے۔ تو کیا ان کی عورتوں کے نکاح فسخ ہوا کرتے تھے۔ پھر تو معدودے چند ہی عورتوں کو اپنے نکاح میں رکھتے ہوں گے۔ باقی سب مجرد اور لفظ تقول (ای المراۃ 9 اطعمنی والافارقنی رواہ احمد وغیرہ۔ یہ قول ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے حجت نہیں۔ اور روایت

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل لایجد ما ینفق عل امراتہ قال یفرق بینہما رواہ الدار قطنی ولا بیہقی من طریق عاصم القاري عن ابی صالح عن ابی ہریرہ صحیح نہیں۔

وابو حاتم وعن سعید بن المسیب عند سعید بن منصور والشافعي وعبد الرزاق فی الرجل لایجد ما ینفق علی اہلہ قال یفرق بینہما قال ابو الرتاد قلت لسعید سنۃ قال سنۃ وہذا مرسل قوي المرسل فی مقابلۃ الادلۃ المذکورۃ لیس بشی وکذا ما رویٓعن عمر عند الشافعي وعبد الرزاق وابن المنذر انہ کتب الی امراۃ الاجناد فی رجال غابوا عن نسائہم اما ان ینفقوا وانا ان یطلقوا ویبعثوا نفقۃ مامسوا انتہیٰ

لاحجۃ فیہ لان ہذا لیس مما نحن فیہ لانہم لم یکونوا مفسلین بل متمولین یاخذون الموظائف وبہذا قال عمر یبعثوا نفقۃ ما حبسوا ونسبۃ الفسخ عند الاعسار الی عمرو علی رضوان اللہ عنہم اجمعین لم تثبیت وان قال اکثر العلماء بالفسخ لکنہ لیس بشی بل باطل قطعا بال لۃ المذکورۃ دلالۃ الاصل اذا ثبت النکاح بالکتاب والسنۃ فلم یفسخ باقوال الرجال مالم یثبت الا بالکتاب والسنۃ بسند صحیح لاشبہۃ فیہ

ان قائلین فسخ سے کوئی پوچھے کہ حضرت بالفرض اگر عورت نے بہ سبب اعسار زوج آپ کے فتویٰ سے فسخ نکاح پر عمل کرلیا۔

اوردوسرے شخص سے نکاح کیا پھر وہ بھی ایسا ہی مفلس ونادار ہوگیا پھر فسخ پر عمل کیا پھر تیسرے سے کیا پھر وہ بھی ایسا ہی ہوگیا اور یہ کوئی امر محال نہیں بہت ممکن ہے علیٰ ھذا لقیاس یہ سلسلہ جاری رہا یہ تو کیا یہ رفیقہ حیات کہلانے کے لائق ہوگی اور کیا یہ طریق آپ کتاب وسنت یا خیر القرون سے ثابت کرسکتے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 322

محدث فتویٰ